تبصرۂ کتب

۔ جناب اختر راہی
۔ مولانا حسن جان

علم حدیث میں پاک و ہند کا حصّہ

از ڈاکٹر محمد اسحاق ، مترجم شاہد حسین رزاقی ۔ ناشر ادارۂ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور ۔ صفحات ۳۰۸ ۔ قیمت ۔/۱۶ روپے ۔

ڈاکٹر محمد اسحاق پروفیسر عربی و اسلامیات ڈھاکہ یونیورسٹی نے ڈاکٹریٹ کے لیے :

"CONTRIBUTION OF INDIA TO THE HADITH LITERATURE" کے نام سے گرانقدر مقالہ لکھا جس میں برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث کی ترقی و اشاعت اور علمائے ہند کی خدمات پر محنت و کاوش سے معلومات یکجا کی گئی تھیں ۔ کتاب کا دائرۂ بحث ابتدائے عہدِ اسلامی سے لے کر دارالعلوم دیوبند کے قیام تک پھیلا ہوا ہے ۔

عربوں کے ورودِ سندھ کے ساتھ علمِ حدیث بھی یہاں آگیا ۔ ابتدائی اسلامی دور میں دیبل اور منصورہ وغیرہ علم حدیث کے مرکز تھے ۔ عرب ممالک میں امام اوزاعی ، ابو معشر نجیح سندھی اور رجاء سندھی جیسے نامور ہندی الاصل محدثین نے اس علم کی ترقی میں نمایاں حصّہ لیا ۔ سلاطین غزنوی کے عہد میں لاہور علمِ حدیث کا مرکز بنا ۔ اور حسن صغانی جیسے محدث وقت پیدا ہوئے ۔ اسلامی حکومت کی وسعت کے ساتھ ساتھ دہلی ، مالوہ ، خاندیش جھانسی ، کالپی ، آگرہ ، لکھنو ، جونپور ، بہار اور بنگال میں علم حدیث کی اشاعت و تعلیم کے مراکز قائم ہو گئے ۔ ان مراکز کی خدمات کا بنظرِ غائر جائزہ لیا گیا ہے ۔

یہ اہم کتاب ۱۹۵۵ء میں پہلی بار لاہور سے شائع ہوئی اور اس کے جلد بعد نایاب ہو گئی ۔ اس کا حلقۂ اثر صرف انگریزی پڑھے لکھے طبقہ تک محدود تھا ۔ اب اردو میں منتقل ہونے سے ہمارے علمائے کرام اور عربی مدارس کے طلبا بھی اس سے بخوبی استفادہ کر سکیں گے ۔ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کے رفیق شاہد حسین رزاقی صاحب نے اس کا اردو ترجمہ کر کے ایک اہم خدمت انجام دی ہے ۔

مؤلف موصوف نے دارالعلوم دیوبند کے قیام سے اب تک اس سلسلہ میں جو کام ہوا ہے اسے چھوڑ دیا ہے کیوں کہ " اس سے ہم سب بخوبی واقف ہیں " ، لیکن آج ۳۲ سال بعد یہ رائے درست معلوم نہیں ہوتی ۔ ضروری ہے کہ اسی نہج پر قیام دارالعلوم دیوبند سے آج تک علماء کی حدیثی خدمات کا بھی جائزہ لیا جائے اور اگر ادارۂ ثقافت اسلامیہ یہ کام بھی انجام دے دے تو ترجمہ کے بعد میدانِ تحقیق میں بھی اس کی ایک اہم خدمت ہو گی ۔

کتاب لیتھو پر طبع ہوئی ہے جو ایسی علمی کتاب کے شایان شان نہیں ۔

(اختر راہی)